

الَّذِينَ يَكُونُونَ لِلدُّنْيَا نَافِعًا وَلَئِن مَّ نَازَلَتْ بِهِ السَّاعَةُ لَوَجَدُوا وَرَثَةً كَثِيرَةً

ترجمہ: جو لوگ دُنیا کے لئے نفع دیتے ہیں وہ قیامت کے دن اس طرح کھڑے ہوں گے جیسا
کسی کو شیطان چھو کر ضبطی کر دیتا ہے وہ کھڑا ہوتا ہے

کشف الغمّة

درود

امّات الامّة

دُپٹی نذیر شہر العلماء اہل اہل فی نے امّات الامّة میں خدا رسول
صحابہ اہل بیت قرآن اسلام کو سخت سُبّ و تم کیا ہے اسکا جواب
مولوی عبدالحسنی صاحب نے نہایت متانت سے دیا ہے

يَوْمَ تَطْغَى الْبُحُورُ وَتَكُونُ الْبُلُغُ وَالْجَنَّةُ وَالْجَنَّةُ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 نجلہ و نصرت علی رسولہ الکریم

آجکل شہر دہلی میں ڈپٹی مڈیر احمد صاحب مس العلام ایل ایل ڈی کی ایک کتاب پر جو انہوں نے حالت تصنیف و طبع کر کے شائع کی ہے۔ بہت کچھ ناراضی پھیل رہی ہے۔ اور اس سے عموماً و خصوصاً ہر طبقہ کے مسلمانوں کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ ڈپٹی صاحب نے یہ کتاب کسی عیسائی کے جواب میں لکھی ہے جس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر انفرج مطہرات کی بابت بہت ہی بیہودہ پیرائے میں سفیہائے حملہ کیے ہیں۔ لیکن مدت ہوئی مسلمانوں نے اُس کے متعدد جواب بھی طبع کر دیے۔ ازاںچہ ایک جواب کا نام "سکین" ہے۔ مفسر تفسیر حقانی نے بھی لکھا ہے جو کانپور میں طبع ہو چکا۔ اور ایک **سید** نے بھی لکھا جو نام تمام رہ گیا۔ مگر ڈپٹی صاحب نے ہونے اب جاگے۔ اور تمام عمر میں یہ پہلا کام اپنے کیا کہ مخالفین اسلام کے جواب میں قلم اٹھایا۔ اور اپنے جواب کا نام **"امہات الامہ"** رکھا۔ اپنے نزدیک تو بڑا عمدہ اور حمایت دین اسلام کا کام کیا ہے مگر اس میں اُس بیہودہ عیسائی سے بھی زیادہ اسلام کو۔ قرآن پاک کو خدا تعالیٰ کو۔ رسول پاک کو اور اُن کے اہل بیت اطہار کو۔ صحابہ جان نثار کو بہت دل کھول کر صلواتیں سنائی کہ کوئی مخالف بھی اتنی نہیں سنایا گا۔ اور لطف یہ کہ ہزاری اور ہزاروں میں ہی اونے درجہ کے بازاریوں کی زبان میں اُن بزرگوں پر لب کشائی کی ہے۔ اور یہ بھی سمجھ میں نہیں آتا کہ اسکا موضوع بحث کیا ہے عیسائی کے جواب کا تو اس میں نام ہی نہیں۔ پھر اسلام کی تائید۔ وہ بھی نہیں۔ بلکہ تکذیب۔ پھر کسی فریق کی افتاد وہ بھی نہیں۔ یسعی اور شیعہ دونوں کے خلاف بلکہ دلخراش ۴

اور یہ بھی ظاہر ہے کہ کسی بڑے مقتدر یا بڑے رتبہ کے شخص کو اگر ہزاری لب و لہجہ سے مخاطب کیا جائے تو کس قدر گستاخی کا مجرم قرار پاتا ہے۔ مثلاً کسی بادشاہ یا حاکم یا بزرگ دینی سے یوں کہا جائے کہ اے

یہاں آکر مل تو کیا کہتا تھا۔ یا کسی رسیع الشان آدمی کی زوجہ محترمہ کو جو یوں لگائی گئی تو کیا یہ تصور کیا جائے گا۔

ڈپٹی صاحب نے ابتدائی عمر میں مولیٰ تعلیم پاتے ہی نوکری کی۔ اور عمر کا اکثر حصہ اسی میں صرف کر دیا۔ اور کچھ لکھا بھی تو بغرض تجارت ہی اُردو کے افسانے۔ پھر نیشن پارک جب دہلی آئے تو تجارت کی غرض سے ایک آدھ نیم ملان کی مدد سے پہلے اردو ترجمہ قرآن مجید کو الٹ پلٹ کر ایک نیا ترجمہ کیا جس میں اپنی کم علمی اور بے قہدی کے سبب بہت ہی ٹھوکریں کھائیں۔ اور اس میں بھی بازاری زبان استعمال کی۔ افسوس عمر کا جام لبریز ہونے کو آیا تو اسے جھانی نے جو ابے پیدا۔ ایسے وقت میں سخت سی سخت دنیا پرست ہی خدا کی طرف سوجھ کر اپنے مگر ڈپٹی صاحب اب بھی غارزدہ حج زکوٰۃ کی طرف مائل نہیں۔ خدا نے بہت کچھ بے رکھا ہے بیچ ہی بیچ کفایت بخاشی کرتے ہیں پھر بھی بے درگ سو کھاتے ہیں جو حرام قطعی ہے۔ قلم اور زبان سخت گوئی میں ہی کمی نہیں۔ اب ہم آپ کے اعتقاد و ادب کے نمونے دکھاتے ہیں۔ اور اس سے غرض یہ ہے کہ شاید ڈپٹی صاحب مطلع ہو کر تائب ہو جائیں اور اس کتاب کو جلا کر اس سے برات مشہور کریں۔ دوسرے یہ کہ مسلمان جو کچھ نہ کھائیں اور مخالفین اسلام اس کتاب سے سبک پڑیں۔ ورنہ ہکو جناب کے نہ کوئی ذاتی عداوت ہے نہ رنج۔ خدا سپر گواہ ہے و کفی باللہ شہیداً۔ مقصد سے پہلے ہم چند مقامات بیان کرتے ہیں۔

پہلا مقدمہ

یہ بات تمام مسلمانوں اور اسلام کے ہر فریق میں مسلم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم المرسلین اور افضل المرسلین اور نبی موصوم ہیں۔ قرآن مجید کی آیات اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے جو حضور صحابہ اہل بیت کا اس پر اتفاق ہے۔ اس عقیدہ کا مخالف ہرگز مسلمان نہیں۔ گو وہ اپنے آپ کو مسلمان کہے اور مسلمانوں کے گھر پیدا ہی کیوں نہ ہوں۔

دوسرا مقدمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے روئے زمین پر بت پرستی کی گنگو گشتائیں بھائی مونی تھیں۔ اگر کچھ مثمناتی سہوئی روشنی کی جھلک معلوم ہی ہوتی تھی تو یہودی اور اس سے کم بعض عیسائی فرقوں میں نمودار تھی۔ مگر بہت ہی دھندلی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم میں تو حید کا آفتاب چمکایا۔ اور بالخصوص عرب کی تو اور بھی سخت تر حالت خراب تھی۔ ہر قسم کی بدکاری۔ شراب خوری۔ غرقاقتی۔ اور نام پرستی

انصار اور مسلمانوں کے دل میں یہ بات گہرا سمجھنا چاہیے کہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے وہ حق ہے اور اس پر عمل کرنا واجب ہے۔

کے علاوہ ہی حضور اقدس نے نہ صرف اُن وحشیوں کو انسان کامل ہی بنایا بلکہ انکو اور لوگوں کی ہدایت کے لیے روشن چراغ بنا دیا۔ کسی کے دماغ میں روحانی علوم ٹھونس دینا امہات ہو مگر اُن کو اُن علوم پر نبرد کر کے اور قوموں کے لیے استناد بنا دینا بہت ہی اہم کام ہے۔ اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ایسا بڑا معجزہ ہے جسکا کوئی مخالف بھی انکار نہیں کر سکتا۔ صحابہ اور اہل بیت آپ کے فیض صحبت سے نبوت کا پورا پورا نمونہ بن گئے تھے وہ جہاں کہیں گئے۔ اپنے روحانی جذبات سے ہزاروں لاکھوں گمراہوں پر بخشوں۔ سیاہ باطنوں کو منور اور انسان کامل بناتے گئے۔ اس لیے ایک صدی تمام ہونے سے پہلے اقصیٰ الغرب سے لیکر منہی چین تک اسلام کا پھر۔ اللہ نے لگا جسکو مخالف تلوار کا اثر بتاتا ہے۔ صحابہ سرسبز سلطنتوں کے مالک اور قیصر و کس کے خزانوں پر قابض ہو کر بھی وہی نیک چلن زندہ دل۔ خدا پرست۔ متواضع۔ صابر۔ عقیق۔ عادل۔ نہ نہیں شاہی بلکہ شاہنشاہی کے بعد بھی وہی ترک دنیا۔ زہد شب بیداری کے انوار چمکتے ہوئے نظر آتے تھے۔ ان میں وہی خدا پرستی۔ شب بیداری چمکتی تھی جو انکو اُن کے مرشد کامل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوئی تھی۔ انکی دینی سرگرمیاں۔ جہاں بازیاں جو انہوں نے اپنے مادی کے سامنے کی تھیں۔ قرآن میں مروج بنانے کا سبب ہوئیں۔ قرآن مجید میں جا بجا انکے حامد مذکور ہیں۔ نمونہ کے طور پر چند آیات نقل کی جاتی ہیں۔

اہل بیت کی نسبت آیا ہو لیدھب عنکم الرجس اهل البیت ویطہرکم تطہیراً۔ کہ خدا تمہاری اخلاقی و روحانی ناپاکی دور کر کے اے اہل بیت تم کو خوب پاک و صاف کرنا چاہتا ہے۔
امہات المؤمنین کی نسبت ارشاد ہو یا نساء النبی لسان کا حد من النساء کہ اے نبی کی بیویوں تم اور عورتوں جیسی معمولی عورتیں نہیں ہو۔

مہاجرین اور انصاریوں کے لیے آیا ہے السابقون الاولون من المهاجرین والانصار والذین اتبعوهم بحکم ورضوا عنہم لیسوا بقین اولین مہاجرین اور انصار سے اندر راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے والذین اتبعوهم بحکم ورضوا عنہم لیسوا بقین اولین مہاجرین اور انصار سے اندر راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے
بھی تھے۔ سرعاً بینہم آپس میں وہ ایک دوسرے پر مہربان ہیں۔ سیماء فی وجوہہم من انور السجود۔ آنکے چہروں پر سجدوں کے نشان انکی علامات ہیں۔
کہیں اُن کو صادقون فرمایا ہے کہ وہ راست باز تھے۔ اور احادیث صحیحہ جو اُن کے حق میں وارد ہیں اور

سیدنا محمد و آلہ

صحابہ و اہل بیت کے لیے جو جو بشارتیں دی گئیں ہیں وہ بیشمار ہیں۔ اس لیے تمام علماء اسلام کا اتفاق ہو گیا ہے کہ الصحابة بعد من اول صحابہ عادلین نیکو کار تھے۔

یہ بھی یاد رہے کہ اگر ایک بات کو ایک ایک راوی روایت کرے تو اسکو خبر غریب کہتے ہیں۔ اور جو دو دو روایت کریں تو اسکو عزیز اور جو تین تین یا اس سے زیادہ متواتر کے درجہ سے کم لوگ روایت کریں تو اسکو حدیث یا خبر مشہور کہتے ہیں۔ اور یہ سب احاد کلماتی ہیں۔ ان سے صرف ظن کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے نہ یقین کا۔ اور جو ہر طبقہ میں بے شمار راوی ہوں۔ جنکا جھوٹ پر اجتماع عقلاً ممنوع ہو تو اسکو متواتر کہتے ہیں۔ یہ مفید یقین ہے قرآن مجید صرف بحرف خبر متواتر سے منقول ہے۔

پھر جس روایت کا سلسلہ ہی نہ ہو یا سلسلہ ہوا اور اس میں ضعیف اور گنہگار اور ستم لوگ ہوں جیسا کہ کتب تواریخ۔ تو اس روایت سے ظن کا مرتبہ ہی حاصل نہیں ہوتا۔ ایسی روایات نہ قرآن کا مواضع کر سکتی ہیں نہ ان پہلی قسموں کا۔

پھر جب صحابہ و اہل بیت کے مناقب و محامد قرآن و احادیث صحیحہ میں موجود ہیں تو ان کے مقابلہ میں ضعیف روایتوں اور کتب تواریخ سے کہ جن کے محرف ہونے کا بھی احتمال ہے ان کے باہمی معاملات میں اپنے وطن صریح جہالت ہی۔ صحابہ و اہل بیت کے بارے میں جو کچھ ان کے معاملات کی بابت بُرائی کی باتیں ایسی روایات سے بعض لوگوں نے نقل کی ہیں انکا اعتبار نہیں وہ دراصل اعدائے دین کی روایات ہیں جو اسلام کے پردے میں انہوں نے بزرگان دین پر طعن کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت میں قح کر نیکو مشہور کی ہیں وہ پھینک دینے کے قابل ہیں۔

پہلا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اثر عموماً عرب پر ایسا ہوا کہ جبکا مخالف بھی انکا نہیں کر سکتا تو پھر کیا ان کے ہمنشینوں۔ جان نثاروں۔ آپ کی ازواج مطہرات و اولاد طیبات پر نہ ہوگا؟ بلکہ وہ آپ کے اثر کے اعلیٰ نمونے تھے۔ اکابر صحابہ و ازواج مطہرات و اولاد طیبات پر طعن کرنا دراصل جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور اثر پر طعن ہے۔ ایسے تیرہ باطن بہت گزرے ہیں کہ جنہوں نے ان بزرگوں کی جناب میں گستاخانہ کی ہیں۔ کسی نابکار نے یہ شعر تصنیف کر کے مولانا روم کے سر قویٰ کیا ہے۔ چوں صحابہ حُب دنیا داشتند / مصطفیٰ رب کفن بگزاشتند۔ ایسے خبیث دنیا میں بھی رسوا ہوئے ہیں۔ اور آخرت میں تو ان پر عذاب شدید ہے ہی۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان اور انکی محبت کا تقاضا یہی ہے کہ ان کے پیار ان جان نثار و آل اہل بیت سے محبت اور انکا ادب ملحوظ رکھے۔ اور انکو تعظیم و تکریم سے یاد کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض انہیں کے ذریعہ سے ہم تک پہنچا ہے۔ اگر وہ بُرے تھے تو پھر کون بھلا ہو سکتا؟

تیسرا مقدمہ

دنیا میں ایسا بھی ہوتا آیا ہے کہ کچھ لوگ راہِ رست سے بھٹک جاتے ہیں اور وہ اُس راہِ رست میں کبھی پہلا کرنے کو کار خیر سمجھتے ہیں۔ مگر بعض تو ابتداء میں مسلمان تھے۔ ان کے ابتدائی اسلام سے لوگ دھوکا کھا جاتے ہیں۔ اور کچھ فریب میں لائیکے لیے اسلام میں داخل ہو کر ایسی ایسی کاریگریاں کرتے ہیں کہ جن سے اور لوگ بھوکھ کھا جاتے ہیں۔ خصوصاً آزادی کے زمانہ میں جبکہ اسلام کا کوئی سرپرست حاکم نہیں ہوتا اور اپنے مزاج میں دہریت اور ہوا پرستی بھی ہوتی ہے اس پر جبل کا دیو بھی سوار ہوتا ہے تو وہ نہ قرآن مجید کے صریح احکام کی کچھ پروا کرتا ہے نہ احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف التفات کرتا ہے نہ ابتدائی مسلمانوں اور خالص ایمانداروں کے طریقے اور قول و فتوے و فیصلہ کو خطرہ میں لاتا ہے۔ نہ سلف صالحین ائمہ دین کے اقوال کو کچھ سمجھتا ہے۔ وہ شربِ مہار اپنی پندار کا بندہ اندھا بینسا ہوتا ہے جہرِ جانا سینک مار دیا۔ وہ رطب و یابس جو کچھ پاتا ہے اسلام کے اصول کے مقابلہ میں لا موجود کرتا اور اسطرح یہ کہ ان کا اعتقاد بھی کچھ ایسا ہی خراب ہوتا ہے کہ انکو نہ مرنے کے بعد حشر کا عقیدہ ہوتا ہے نہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رسولِ حق جانتے ہیں پھر صحابہ و اہل بیت و ان کے نزدیک مبعوثی آدمیوں ہی کم ہوتے ہیں۔ پھر ایسے لوگوں کو تو یہی مہتاب ہے کہ اس برائے نام اسلام کو بھی بالکل ازاد ہو جائیں جس کم جہاں پاک۔

مؤلف اہمات الامہ کی شیریں شریفانہ گفتار بزرگان دین کی جناب میں

قولہ (تمام اہمات الامہ میں) پیغمبر صاحب
یہ اکثر غیر مذاہب کا محاورہ ہے۔ ڈپٹی صاحب کمیٹی کے
ممبر صاحب۔ لالہ صاحب میں اور اس میں فرق کیا ہے کچھ
بھی نہیں۔

قولہ (صفحہ ۳۰) پیغمبر صاحب ۱۳ برس شہر کے
نرخے میں چھاتی پر مونگ دلوایا کیے انہ
مجاور سے بولو تو قدر معلوم ہوا!

قولہ (صفحہ ۳۲) ہکو اہمات المؤمنین کے لحاظ
سے بھی پیغمبر صاحب کے محاوروں پر نظر کرنی چاہیے
کہ کہیں یہاں پانی تو نہ مڑتا ہو انہ

قولہ (صفحہ ۳۴) خدیجہ فائدہ ہوتی تو پیغمبر
صاحب پر انکی خدمات کا دباؤ ایسا تھا کہ کھشیر
ازدواج کی نوبت نہ آتی۔ اور یہ فرض حال اتنی ہی
توانے آگے ایک عائشہ نہیں دتس عائشہ کی

سبحان اللہ کیا گفتگو ہے اور کس کی جناب میں؟
مگر یہ فرمائیے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی حق
معاملہ میں کسی کا دباؤ پڑتا تھا تو وہما یبسط عن الطعن

کیا تھا؟ خدا جانے آپ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
سے کیا عداوت ہے کہ جن کی وال کو خواہ مخواہ کچا کھنا
چاہتے ہیں۔ وال گھٹنا ایسے مقام پر استعمال کیا جاتا

ہے کہ جہاں کوئی اپنا کام زور سے برخلاف دوسرے
کی مرضی کے نہ کرنا چاہے۔

قولہ (صفحہ ۳۵) آخر پیغمبر صاحب مجبور ہو کر
آپ مہاجرین اولین کو کہیں کہیں تعبیر کرتے ہیں حالانکہ

مسلمانوں کی دوسری کمیٹ بنجاشی کی طرف اور
چلتی کی۔ اور پچھلی کمیٹ ملا کر اب بنجاشی کے
یہاں عورتوں اور بچوں کے علاوہ بیاتنی مسلمان
جمع ہو گئے۔

قولہ (صفحہ ۹۹) اوپر فاطمہ ایک سیر کی تھیں
کہ مرتے مرگئیں اور اپنی آن نہ چھوڑی تو عائشہ
سوا سیر کی۔ کہ فاطمہ جوان مرگ گئی۔ علی کا گھٹ
فاطمہ کے مرنے سے کرکرا ہو گیا انہ

قولہ (صفحہ ۹۹) ہمارے ملک میں عورتوں کا
ایک طبی خاصہ تریاہٹ اور تریاچہ تر بھی مانا گیا
ہے تو وہی بات ہم فاطمہ اور عائشہ میں بھی پاتا
ہیں انہ

قولہ (صفحہ ۹۹) ہمارے ملک میں عورتوں کا
ایک طبی خاصہ تریاہٹ اور تریاچہ تر بھی مانا گیا
ہے تو وہی بات ہم فاطمہ اور عائشہ میں بھی پاتا
ہیں انہ

قولہ (صفحہ ۹۹) ہمارے ملک میں عورتوں کا
ایک طبی خاصہ تریاہٹ اور تریاچہ تر بھی مانا گیا
ہے تو وہی بات ہم فاطمہ اور عائشہ میں بھی پاتا
ہیں انہ

کہ عہد کی کمیٹ۔ بیلوں کی کمیٹ۔ چکنوں کی
کمیٹ ہو کر تھی ہے۔ شرفا قریش اور وہ بھی اہل
ایمان لانے والے۔ انکو کمیٹ تعبیر کرنا؟

تو یہ توبہ۔ ان بزرگوں کو کس ارذل پر لایہ سے
ڈکر کر رہے ہیں۔ یہ شیر سوا سیر اور گھنٹا اور کرکرا
اور مرگئی آن نہ چھوڑی۔ اگر کھاری باولی کے پلہ
داروں کا محاورہ نہیں تو اور کیا۔ اب ناظرین
غور کر سکتے ہیں کہ حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علیؓ تین
رضی اللہ عنہ جو اسلامی روایات سے قطعی جنتی تھے
وہ ایسے ضندی اور پیشے حضرت کے نزدیک وہ
کمیٹی کے ممبر کے برابر ہی نہیں۔ انکو تو صاحب
لفظ یاد کیا جاتا ہے۔ اور انکے سے یہ بھی ندارد۔

آس سے بڑھ کر ایسی بگڑیہ بیبیوں کی نسبت
کہ جن کی قرآن اور احادیث مع کرتے ہیں اور کیا
گایاں ہو سکتی ہیں۔ قرآن میں ہے لیذا حنین
عنکم الرحمن اهل البیت ویطہم کو تطہیر
کہ لے اہل بیت لایہ کے گھر والو خدا تمہاری
نایاکی دور کرنا اور تم کو پاک صاف کرنا چاہتا ہے
بیوی اور بیٹی سے زیادہ اور کون اہل بیت رکھتا
ہو سکتا ہے۔ تریاہٹ اور تریاچہ تر سے زیادہ
اخلاق و عادات میں کیا نایاکی ہو سکتی ہے۔ جہ

۸
میں آیا ہے کہ سیدۃ النساء اہل الجنة
فاطمہؑ کہ سب بہشت کی عورتوں کی سردار
فاطمہ ہیں۔ رضی اللہ عنہا۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ کی نسبت فرمایا کہ عائشہ کی
ضعیف سب عورتوں پر ایسی ہے جیسا کہ ثرید
کی تمام کھانوں پر۔ اور یہ بھی کہ دنیا اور آخرت
میں یہ رہا بیوی ہیں۔ اور صد ہا احادیث ان کے
فضائل میں وارد ہیں۔ تریا چرتر کے لفظ کا تہا
ایسی عورتوں پر ہوا کرتا ہے ہ معمولی آدمی کی
بیوی۔ بیٹی کو بھی اگر اس لفظ سے مخاطب کیا جائے
تو خون خرابہ ہو جائے۔

نازم بریں نم! جب تمہیں قرآن و احادیث سمجھنے
کا مادہ ہی نہیں تھا تو تمہیں کتاب لکھنے کو کس نے
کہا تھا؟ روپیہ کے لالچ اور تجارت کی ہوش!
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ
صدیقہؓ کے نہ مطلق چرتر کی طرف اشارہ کیا نہ
مقیب چرتر کی طرف۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے
جو اپنے باپ کے امام بننے سے عذر کیا اس کی وجہ
خود ارشاد فرماتی ہیں کہ میرا دل نہیں چاہتا تھا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانشینی کا نام
بھی سنوں۔ اور خاص اپنے باپ کی نسبت جو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مفارقت کے
خیال سے لوگوں میں ناگوار ہونے کا خیال تھا

قولہ (صفحہ ۱۰۰) پیغمبر صاحبؐ عائشہؓ کے مطلق
چرتر کی طرف اشارہ کیا۔ زلیخا کا چرتر تو قرآن کے
معلوم کر سکتے ہو۔ عائشہ کا چرتر یہ تھا کہ وہ دل
سے تو باپ کی امامت چاہتی تھیں اور اس وقت
ظاہر میں تو باپ کو ناقابل امامت بتایا مگر با
ایسی کہی جس سے ظاہر ہو کہ ابو بکر سے بڑھ کر
پیغمبر صاحبؐ کا کوئی سوا خواہ نہیں اس کے
یہ معنی کہ ابو بکر سے بڑھ کر یکو امامت اور خلافت
کا استحقاق نہیں۔ اس کو ہم چرتر کہتے ہیں اور
پیغمبر صاحبؐ عائشہؓ کو زلیخا سے تشبیہ دی

۹
اس میں چرتر کی کون سی بات تھی۔ تمام صحابہ حضرت
ابو بکر رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
زیادہ ہوا خواہ سمجھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کو ہرگز زلیخا سے تشبیہ نہیں
دی بلکہ ان تن جمع کا صیغہ فرمایا۔

زلیخا کا قرآن میں ذکر تک بھی نہیں۔ نہ خود قرآن شریف
عزیز مصر کی مکاری بتانی ہے بلکہ عزیز مصر کا قول
نقل کیا ہے قال انہ من کید کن ان کید کن
عظیم۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اراج مطہرات
یا حاضرین عورتوں کو ان کن لصواحب یوسف
فرمایا۔ تشبیہ ہے اور تشبیہ میں یہ کوئی ضرورت نہیں
کہ مشبہ بہ کی تمام باتیں ہوں۔ کھیر کو سفیدی میں
بگڑے تشبیہ۔ کسی خوش فہم نے یہ بھی سمجھ
لیا کہ کھیر بھی بگڑے کی گردن کی طرح ٹیڑھی ہے جب
تو اندھے نے کھانسیے انکار کیا تھا۔

چونکہ حضرت ابو بکرؓ کو امامت کے لیے ارشاد ہوا
اب عائشہ صدیقہؓ نے انکی رقت قلبی کا خیال
کر کے یا اور خیال سے جیسا کہ اوپر گزرا بجائے ان کے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو امامت کے لیے کہا تھا یہ
بات ارشاد نبویؐ کے خلاف تھی اس پر آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کا ناخوش ہو کر غلط کاری میں یوسف
والیاں فرمادینا ایک معمولی بات ہے۔

ٹر لیا کہ مکارہ اور چتر باز بتانا پھر اس مجمع میں سے
خاص حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو متنبہ بھیج کر
چتر بازی کا خطاب دینا ایک صریح بد فہمی اور
تینکے کا پہاڑ بنا کر دکھانا ہے جو سو عقیدت پر
نسل پاک حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی جناب میں اول تو اس مودبانہ گفتگو کو ملاحظہ
فرمایا جائے۔ پھر آپ کے فیصلہ کے مطابق حضرت
امام حسن اور امام حسین امام زید وغیرہ رضی اللہ عنہم قتل
ہوئے جرم میں سزائیں پائیں۔ شہید نہ تھے۔ اور
انہوں نے حاکم وقت کا مقابلہ کیا یہ ان کا خروج تھا
حالانکہ وہ اشد مصیبت پر جبکی سزا قتل وغیرہ ہے
اور حاکم وقت خلیفہ برحق تھا یعنی زید خلیفہ برحق تھا
امام حسن حسین رضی اللہ عنہم اپنے جرم بناوت کی
پاداش میں مار گئے اور ان کے ہمراہیوں کا بھی یہی
انجام ہوا۔ شہادت کیسی۔ یہ عقیدہ کسی اہل ایمان
کا نہیں نہ ایسا کوئی مسلمان انکی جناب میں گستاخ
و میاک گزرا ہے۔ ہاں زیدیوں کا کچھ کہنا نہیں
یہ کہنا کہ بیٹی کی اولاد نے اسلام میں تفرقہ ڈالا
تاریخ و واقعات کے خلاف اور شرمناک جہالت پر
تفرقہ خود لوگوں نے کیا۔ اس میں انکی کیا خطا۔ نسل
میں جیسے جیسے باخدا بزرگ گزرے ہیں۔ جسکے انفعالی
قد سیر روحانی برکات کا وقتا فوقتاً غیر لوگوں
پر بھی اثر پڑا۔ اور جو حق جو لوگ لیا لیتے گئے اور جو

قولہ (صفحہ ۴۹) نسل پیغمبر صاحب بھی
اتنی فروگزاشت ہوئی کہ انہوں نے رزق مقسوم
پر قناعت نہ کر کے گوشہ عافیت سے پاؤں باہر
نکالے اور خواہ مخواہ دعوے خلافت کر دیا انہ
ان کا حال کیا تھا کہ انہیں سے جب کسی کے پاس
ہزار پانسو آدمیوں کی جمعیت فراہم ہوئی لگا سلطنت
کے خواب دیکھنے انہ
خلیفہ وقت پر خروج کر کے ساتھیوں کو ناحق مرواؤ
اور آخر کار خود بھی لڑائی میں مارا گیا یا پکڑا گیا یا قید
کیا گیا۔ یا زہر دیکر مارا گیا انہ
اسلام کے حق میں یہ بھی اچھا ہی ہوا کہ پیغمبر صاحب
کی اولاد کو ان کے بعد زندہ نہ رہی۔ ایک بیٹی
زندہ رہیں تو انکی نسل کی بدولت اسلام میں یہ
تفرقہ پڑا کہ مسلمان سنی شیعہ دو فریق ہو گئے۔
ان میں ہمیشہ جوتیوں میں وال بیٹی رہی بیٹا زندہ
رہتا تو شاید پسر نوح ثابت ہوتا اندہ لیس من
اہلک اندہ عمل غیث صلح

انہوں نے اسلام کی خدمات کی میں اہل سیرت
مخفی نہیں۔ دلائل النبوة و شواہد النبوة کو ملاحظہ
فرمایا جائے۔ حالانکہ صفحہ ۲۵ میں خود ہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی شرافت نبی بیان کرتے ہوئے
یہ کہتے ہیں۔ "نباتات اور حیوانات میں بھی صالہ
کا اثر دیکھا گیا ہے" گندم از گندم برید جز جو ہے
ہم نے پیغمبر صاحب کے نسب نامہ کو لیا جس سے ضرور
یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ایسے شریف خاندان کا آدمی عاقلاً
ممکن نہیں کہ کسی طرح بد وضعی سے اپنے بزرگوں
کے نام کو بٹہ لگائے
مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چتر بازیوں سے شریف
اور بڑے عالی خاندان تھے پھر انکی نسل اور فرزند
ناہل ثابت ہوں حیطہ امکان سے باہر ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ کہنا کہ اگر
کوئی فریہ اولاد ہوتی تو نوح کے ناہل اور بدکار
ناہنجاریٹے جیسے ہوتی۔ کیا آپکو الہام ہوا؟
اگر کوئی فریہ اولاد زندہ رہتی تو سوائے دفعہ نبوت
کے جملہ کمالات انسانیہ کا جمع ہوتی۔ اکثر ناپاک
اور بد اصل لوگوں کی اولاد ناہنجار ہوتی آتی ہے جو
بزرگوں اور بزرگانوں کی پگڑی پر ماتہ ڈالا کرتے ہیں
حضرات حنین علیہما السلام کی بابت ابھی تو آپ کا
یہ قول تھا مگر اسی مضمون کے شروع میں آپ
یہ بھی لکھتے ہیں قولہ (صفحہ ۴۹) ہم یہ تو

دیکھتے ہیں کہ ایک شخص قوم کسی طرح کا فائدہ پہنچانا
 ہے تو لوگ اسکی نسلوں تک کا احسان مانتے انہی
 (مگر آپ) ایک پیغمبر صاحب تھے کہ جھگڑوں ٹیپروں کو
 بادشاہ (یہ خلفاء رضی کی نسبت ارشاد ہے) بدعاشوں
 کو بہلا مانس (یہ جملہ صحابہ رضی کی خدمت کیجا رہی ہے)
 بہت پرستونکو خدا پرست نالائقوں کو لائق و حشیونکو
 حذب جانوروں کو انسان بنا گئے۔ انکے تمام احسانات
 کا بدلہ انہیں کی امت نے (نہ سب بلکہ بنی امیہ وغیرہ
 نے اور اب آپ نے) انکے نواسوں نوامیوں سے
 بیٹونکو جو دیا اور جیسا دیا اسکا روزانہ تک اسلانی
 دنیا میں رویا جاتا ہے اور قیامت تک رویا جائیگا
 منہ ہے یا بھاڑ *

اول تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اور حضرت فاطمہ رضی
 میں جھگڑا ہی کیا تھا۔ کچھ ہی نہیں۔ اور جو کچھ دنیاوی
 معاملات میں ماں بیٹیوں بھائی بہائیوں میں شکر
 رنجیاں ہو جا یا کرتی ہیں تو وہ مقدمے بن جاتے ہیں
 جن پر آخرت میں سزا کا حکم لگادیا گیا! ہاں آپ جیسے
 لوگوں نے کینچ تان کر ذرا باتوں کو جھگڑا اور مقدمہ
 بنا دیا۔

مگر آپ کو قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اور آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کیسیا اثر اور قرابت اور
 خد کا کچھ ہی خیال نہ آیا۔

آپ کے نزدیک قرآن نے جو کچھ انکی خچیاں بیان

فرمائی ہیں اور جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے محامد ارشاد فرمائے ہیں۔ سب شیخی اور جھوٹ
 ہیں نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابر کا
 میں کوئی اثر تھا۔ اور آپ ہی یہ کہہ چکے ہیں کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے بدعاشوں بہت پرستوں کو
 نیک بنا دیا۔ مگر ان میں آپ کا کوئی اثر نہوا۔ یہ معمولی
 عورتوں کی طرح بلکہ ان سے بھی بدتر ہیں کیونکہ آپ کے
 کہنے کے مطابق ان میں کھاتے پینے روٹی کپڑے
 خرچ پات سلوک مدارات کا جھگڑا نہ تھا بلکہ خیالی
 برتری کا۔ پہر ایسی عورتیں جنہیں خیالی برتری پر سقد
 جھگڑا ہوا اور ان میں تریا چر تر بھی ہو اور ضدیت کی
 کوئی انتہا بھی نہ ہو نہ انہیں قرآن کی ہدایات پر نظر
 ہو جنے عموماً مسلمانوں کو براورہ محبت اور صلہ رحمی
 کا حکم دیا اور بغض و کینہ حسد و ضد کو سخت الفاظ
 میں منع فرمایا اور نہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم
 کے احکام کی پروا ہو کہ تین دن سے زیادہ کسی
 کے باعث کسی مسلمان کو روا نہیں کہ اپنے بھائی کو
 پھوڑے اور اسکی طرف سے رخ و کینہ رکے۔ پہر ان سے
 تو یہ معمولی بیویاں ہی ہزار درجہ بڑے ہر شیر میں کہ
 وعظ نصیحت سن کر آپ پر عمل تو کر لیتی ہیں۔ اور نہ
 ارشاد بھی غلط ٹیپراں سے بدینہم بلکہ عکس لکے
 اعلیٰ بدینہم تھے۔ اگر آپ کا یہی ایمان اور یہی
 اسلام ہے تو خدا اور کسی کلمہ کو کو نصیب کرے آپ

مؤلف اہمات الامۃ کا خلفائے راشدین کی بات

اعتقاد اور ادب

قولہ (صفحہ ۹۲) مگر جن کے ولیمیں تملے
خلافت چٹکیاں لے رہی تھی انہوں نے وحید گشتی
سے منصوبہ ہی کو چٹکیوں میں اڑا دیا۔ انہ

کیا کہنے ہیں۔ صحابہ کبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے تعلیم یافتہ پر وہ کہ جن کی نسبت باقرین مہدین
کا ارشاد۔ اور ان میں وحید گشتی۔ کیا کسی اکھاڑے
کے پہلوان تھے۔ پھر غیر مذہب اور یہود اور لاپچی
ایسے کہ جن کو اپنے ہادی برحق کی علالت کا بھی کچھ
بچ نہوا اور اس طبع میں منہ کھولے اسید کج انتظار
میں بیٹھے ہوں کہ کب حضور اقدس روحی فداہ دنیا
سے جائیں اور کب ہم خلیفہ بن کر ٹھہریں۔ اور ہادی
برحق ہی وہ کہ جن کے لیے اولین چھوڑا اول
آزادانہ زندگی کے لذات و شہوات چھوٹے گھر اور
وطن پر لات ماری دشمنوں کے زعم میں بے سحر سامان
جماعت کیساتھ تلواروں کی دھاروں کے آگے آجودان
ماری تباہی یہودہ رایوں کی زلمیات سے قطع نظر
کر کے واقعات پر نظر ڈالنے سے ہی یہ ساری کمافی
یاروں کی گھڑنت معلوم ہوتی ہے۔ پھر آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے وقت انتقال تک وہ کون سے ملک
کون سے زرخیز علاقے قبضہ میں تھے کہ جبکہ یکبر عیش
کرتے اسوقت تک تو غر خوار عربوں ہی میں اسلام پھیل
تھا نجد اور ہنوتیم کے جنگ جو قبائل کسک و خطر

میں لائیوالے تھے پھر خلیفہ کو چند درہم کے سوا جو
ہی اس کے ضروری خرچ کیواسطے دیے جاتے تھے بیت المال
کے ایک پیسہ پر بھی اختیار نہ تھا۔ بغیر رشورے کوئی کام
نہ کر سکتے تھے خلافت کیا مصیبت کا سر پر لینا تھا پھر
خلافت ہی وہ جو لوگوں کے انتخاب پر موقوف ہو جسکو کوئی
خلیفہ اپنی اولاد کیلئے بھی موروثی حق نہ بنا سکا اسکے لیے
تینا ولیمیں چٹکیاں لے رہی تھیں وہاں ہی اسکے کو مارنے آئے
تو حضرت عمرؓ جنگی فائدہ فانی قوت بہ مقابلہ انصار بنی ہاشم
و بنی امیہ لاشے محض تھی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
بعد حضرت عمرؓ کو اس بات کا یقین کیونکر ہو گیا تھا کہ
میں ہی خلیفہ ہو گا۔ اور میرے سامنے ہی حضرت ابو بکرؓ
دنیا سے گزر جائینگے۔ ان کا میں ہی جانشین ہوں گا
بات یہ ہو کہ ایران کے چند منہ بچے جب بظاہر
اسلام میں آئے حضرت عمرؓ کی عداوت انکی سلطنت
پر بلا ہو جائیں گے ولیمیں تھی حضرت علیؓ کی طرفدار
اور محبت کی آڑ میں انہوں نے ایسے افسانے روایات کے
ذریعہ سے گھڑنے شروع کر دی کہ جسے حضرت پیغمبر علیہ
پر دباؤ کا الزام لگے حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کی کا حضرت
فاطمہؓ رضی اللہ عنہا کا اور حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا پر ضد عداوت کا
صحابہ رضی اللہ عنہم پر باہمی رشک رقابت کا۔ ان کا مطلب تو
اسلام کی توہین تھی۔ بعض نامہر مسلمان سمجھے نہیں
ان حبیبیت راویوں کو جو ٹاکنا تو ایمان اور خوش عقائد
کے خلاف تھا۔ پھر اسلام اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام

صحابہ کرام و اہل بیت عظام پر الزام لگے تو لگا کرے۔ قرآن اور صحیح احادیث اور واقعات کے خلاف ہو تو ہوا کرے ۛ

یہ ہیں وہ روایات کہ جن پر ایمان لا کر آج چودہ برس کے بعد پٹی صاحب بھی ان بزرگوں کی نسبت زبان درازی کرنے لگے۔ جو کچھ ہو ہوا کرے محقق اور مصنف کمانے کے تو امیدوار بن بیٹھے ۛ

اسلام کے یہی دو شخص بڑے بزرگوں اور سب اول ایمان لانے والے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت و تلقین کے اعلیٰ نمونے جلا اویا کرام قطب ابدالین کے یہی دو بزرگ قبلہ و کعبہ ۛ ان میں کدورت؟ عجب! عجب!! انہیں کس تعلیم یافتہ کسی بزرگ نے فرمایا ہے ۛ

آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن

کفر است و طریقت ماکینہ داشتن

یہ بات بھی شگندہ جو لکرنین اور یحید کی جنگ کچھ کم نہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رحمہا علیہ کا نکل حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کے شاہ جہاں بادشاہ کو فقر سے بڑی عقیدت تھی کوئی معرکہ جابل فقیر ہی کا نہ کول بیٹھا دارالحکومت بڑے فقیر پر تھے اس جلی فقیر کے متعلق مگر عیب پوشی کیلئے حضرت چشماہ بن یحیٰ تھے دارالحکومت حضرت کی بادشاہ سے یہی تعریف کے شائق زیارت کیا باد اور نواب عبداللہ اور حضرت عالمگیر ساتھ آئے۔ اب بادشاہ سے کچھ ہمکلامی کا سلسلہ جاری نہ تھا۔ نواب عبداللہ خاں پوچھا کہ حضرت کا سن شریف؟ فرمایا تو کچھ یاد نہیں صرف دو چھ (جنگ) یاد ہیں ایک شگندہ جو لکرنین اور یحید ہوا تھا جب پیکر لڑا تو تھا بادشاہ ستر ستر ستر عبداللہ خاں پر چاد دوسری جنگ! فرمایا دوسری جنگ! انبیر تہذیب اور محمد رسول اللہ ہوئی تہذیب کے تہذیب کے ساتھ تھا اور جو تہذیب کے خاندانی خیر خواہ ہونا ہی ثابت ہوا۔ بادشاہ سخت غصہ ہوا کہ پھر سے یہی کافر ہوا دیو کا فر ہوا۔ نواب عبداللہ خاں نے عرض کیا کہ کفر و ایمان کے حضرت کو تاریخ دانی میں کچھ فرق ہے ۛ

اقدس وحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل ہجرت مکہ میں ہوا۔ اس وقت تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے نکاح تو کیا نکاح کا اشارہ ہی نہ تھا۔ نکاح تو ہجرت کے بعد مدینہ منورہ آنے کے بعد بھی مدت کے بعد ہوا پھر کدورت کی کوئی وجہ نہیں۔ نہ اس وقت امامت خلافت کا اشارہ تھا اس وقت تو شکلات کا سامنا تھا اور عجب بات ہو کہ رسول بنیان مذہب کے پیروں میں تو باہم اس قدر محبت و جان شکاری پائی جاتی ہے کہ جسکی حدود نہایت نہیں۔ مگر حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروں میں اور وہ بھی ابتدائی حالت میں کدورت اور بعد میں تو بقیع جناب دہینگا مشتی پر کس کس میں۔ بیوی اور بیٹی میں۔ اول مرتبہ کے خاص خاص مریدوں میں۔ چنانچہ اشاروں میں۔ وہ بھی اس بد تہذیب کے ساتھ کہ جو اکھاڑے کے شہدوں۔ بچوں میں بھی نہیں ہوتی۔ یہ ساری باتیں انہیں بچوں کی ترشید میں جن کی روایات سے شیعہ و خارجی دو فرق بن گئے۔ اب بتاؤ یہ تفرقہ اہل بیت کے بزرگوں پیدا کیا جو یا ان من بچوں اور انکے سادہ لوح مریدوں نے؟

قولہ (صفحہ ۱۰۴) بلاے اگر گئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کی ٹانگیں مدینے کی گلیوں میں کھینچیں۔ پہریں تو کچھ پروا کی بات نہیں۔

قولہ (صفحہ ۱۱۰) لیکن اب چونکہ ہم لکھ چکے ہیں۔ اتنا کہ بدون

آپ نے کہیں تاریخ الخلفاء جلال الدین سیوطی میں ابن ابی اسیر کی روایت دیکھ لی ہے صحت و سقم کا تو خدا نے ماویٰ نہیں دیا۔ شمس العلماء سے اس کے لفظی ترجمہ میں بھی غلطی ہوئی۔ اور اپنے جوش عدالت میں جو نہ کہتا تھا لیکن یہ قتل اور عزال جلیل القدر صحابہ نے تو نہیں کیا۔ گویا وہ سب خواب محروم ہو کر کوئی بصرہ کے چند اہل باطن نے یہ کہا کیا

نہیں رہ سکتے کہ عثمان اپنی بیجا کاریوں کی وجہ سے قتل تو نہیں عزل کے مستوجب ضرور تھے۔

جس میں اب آپ بھی شریک ہو گئے۔ حضرت عثمان رضی کوئی کارروائی ہی بیجا نہ تھی نہ خود سرانہ و حکمانہ تھی جو کوئی الزام لگا سکتا ہے تو صرف اس قدر کہ انہوں نے بنی امیہ کو لوگوں کو کیوں ٹوک رکھا مگر جب ظاہر حال انکا اچھا تھا تو حضرت عثمان کوئی علم غیب تو رکھتے ہی نہ تھے کہ یہ حضرات ایسا کریں گے۔ جناب الایہ خارجیوں رشعیوں کے وہی پرانے و قیادوی اعتراض ہیں جن کا اہل سنت نے دندان شکن جواب دیا ہے مگر آپ کو خیر عجب ہو کہ اپنے منہ سے خود آپ ہی صفحہ ۱۵ میں انہیں عثمان کی نسبت یہی لکھ چکے ہیں۔ "غرض انتخاب خلفائے ثلاثہ میں کسی طرح کی غلطی نہیں ہوئی یہاں تک کہ عثمان کا انتخاب ابو بکر و عمر جیسا تو نہ تھا پھر لنگاہ اچھا ہی اچھا تھا

مؤلف اہمات الائمہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں

قولہ (صفحہ ۹۱) ہم اس بات کو دیکھتے ہیں کہ پیغمبر صاحب ایسی سختی سے جان دی کہ اس سے بڑھ کر سختی کیا ہوگی اگر عائشہ کما کرتی تھیں کہ جب سے میں نے پیغمبر صاحب کو مرتے دیکھا ہو مجھ کو کسی کی جان کتنی پرورداری ترس نہیں آتا۔

غرض پیغمبر صاحب کما کرنا مفاہاتہ کا مرنا تو نہ تھا کہ یکایک مر گئے اگر پیغمبر صاحب پورے اٹھارہ دن بیمار کما انتقال کیا۔ پس ان کو

وصیت کرنے تو بہ ہتھنکار کر بیکی کافی مہلت تھی مگر اللہم الرفیق اللطیف کے سوا کوئی بات لےنے منقول نہیں ہو سکتا۔ ہیکر سے ہیکر مجرم ہی حقیقت اعتراف جرم پر مجبور ہوتا ہے۔

یہ بات اور کہاں ڈپٹی صاحب کا بیان۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سر امانت ظاہر کر رہا ہے۔ لفظ باللہ من ذہر المفوات والکفریات۔

مؤلف اہمات الائمہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت

قولہ (صفحہ ۹۱) پیغمبر صاحب سدا بریکس دشمنوں کے رفعت میں چھاتی پر مونگ دلوایا کیے۔

قولہ (صفحہ ۹۲) ہیکر پیغمبر صاحب کے نکاحوں پر بھی نظر کرنا چاہیے۔ کہیں پانی نہ مرنے ہو۔

قولہ (صفحہ ۹۱) پیغمبر صاحب نے ایسی سختی سے جان دی کہ اس سے بڑھ کر اور کیا سختی ہوگی اور اٹھارہ دن بیمار رہے نہ توبہ نہ استغفار کیا نہ کوئی وصیت کی۔ ہیکر سے ہیکر مجرم ہی ایسی حالت میں اقرار جرم کرتا ہے۔

قولہ (صفحہ ۹۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل نے دنیا میں فتنہ

دست

یہ بات اور کہاں ڈپٹی صاحب کا بیان۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سر امانت ظاہر کر رہا ہے۔ لفظ باللہ من ذہر المفوات والکفریات۔

مؤلف اہمات الائمہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت

قولہ (صفحہ ۹۱) پیغمبر صاحب سدا بریکس دشمنوں کے رفعت میں چھاتی پر مونگ دلوایا کیے۔

قولہ (صفحہ ۹۲) ہیکر پیغمبر صاحب کے نکاحوں پر بھی نظر کرنا چاہیے۔ کہیں پانی نہ مرنے ہو۔

قولہ (صفحہ ۹۱) پیغمبر صاحب نے ایسی سختی سے جان دی کہ اس سے بڑھ کر اور کیا سختی ہوگی اور اٹھارہ دن بیمار رہے نہ توبہ نہ استغفار کیا نہ کوئی وصیت کی۔ ہیکر سے ہیکر مجرم ہی ایسی حالت میں اقرار جرم کرتا ہے۔

قولہ (صفحہ ۹۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل نے دنیا میں فتنہ

مساوق قائم کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زینہ اولاد ہوتی تو نبی کے مائل بیٹے جیسی ہوتی۔
آنحضرت کی بیٹی بیوی ضدی ان میں تریاچہ تہ آنحضرت کے خلفاء تعبیر سلیم یا قتل میں باہم کدورت۔ انہیں ایسی نفسانیت کہ خود طلبی کے خیال سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کو چٹکیوں سے اڑا دیا۔ دہن کا مستی کرنے لگے صحابہ و تابعین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل سے عمرہ سلوک نہیں کیا وغیرہ وغیرہ۔

قولہ (صفحہ ۳۳) اور ہم کیا شکل میں گرفتار میں خود پھیر صاحب کو بھی شکل درپیش ہے انھوں نے بھی خلافت کے بارے میں کبھی صاف طور پر دو ٹوک بات نہ فرمائی۔

ہاں صرف ضرورت پر سے بہت بڑا نیچے مختلف حیثیت سے ہر ایک استحقاق کا اعتراف کرتے رہے

از خدا خواہم تو نصیب ادب
بے ادب محوم شد از فضل رب

گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دباؤ سے شکل میں پڑے ہوئے تھے ایک کی خلافت کا اقرار کرتے ہیں تو دوسرا ناراض ہوتا ہے اسلئے لوگوں کا چا پلوسی کرتے ہے اوپا ایسی برتتے رہے۔ معاذا اللہ خدا کا رسول کہ جس نے امر حق کے اظہار میں دنیا بہر کے مصائب اٹھائے دشمنوں کی تلواروں سے ہی اظہار حق سے نہ چو کے قال اللہ تعالیٰ

بلخ ما انزل الیک من ریل فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس۔ جو کچھ آپ کو حکم دیا گیا ہو اسکو کوئی نہ پہنچاؤ اگر آپ نے نہ کیا تو خدا کا پیغام نہ پہنچا۔ اور لوگوں سے نہ ڈرو اللہ کا کچھ گھبرانے پر امر حق کے اظہار میں بھی تو کس سے ان جان نثاروں سے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو یہ حکم دیں کہ دریا میں کود پڑو یا اپنی جان اور خاندان مان

در صورت بروز رسد تو ایک نہ ہو کہ ان کے نزدیک جنم کی امر کسی کی نہیں زیادہ تارا

مؤلف ائمہات الائمہ کا اسلام اور قرآن مجید کیا اعتقاد ہے؟

قولہ (صفحہ ۱۰۴) اسلام جو اسلام کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں آہنی قلعہ کی طرح مستحکم ہو چکا جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتہ و مرضیت لکم الا سلام و دنیا۔ کہ آج ہم نے تمہارا دین تمہارے لیے کامل کر دیا اور اپنی نعمت تمہارے پوری کر دی اور اسلام کو تمہارے لیے پسندیدہ دین قائم کر دیا۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ جاں گزشتہ ایک سخت سے سخت مصیبت مسلمانوں کے لیے تھی مگر اسلام گارے کا کچا کوٹھا نہ تھا جو اس واقعہ سے گر پڑتا۔ اس بات کی طرف خدا نے پہلے ہی سے اشارہ کر دیا تھا و ما محمد الا رسول افلین مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم و من ینقلب علی عقبیہ فلن یضر اللہ شیئاً و سیرج الشاکرین۔ کہ حضرت محمد صرف رسول ہیں۔ پھر اگر وہ مر گئے یا مار گئے تو کیا تم انہوں کے بل اٹھے پھر جاؤ گے۔ اور جو انہوں کے بل اٹھا پھر جلسے گا تو خدا کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیگا۔ اور خدا انکار کرنے والوں کو جلد نیک بدلے دیگا۔ اور پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی جو خطبہ پڑھا کہ لوگوں کو ڈھارس دلائی تھی تو آپ کے نزدیک انوار میں ہی لگائیں یہ نہیں۔

آپ ابھی تک اسلام کو سلطنت شوکت سمجھے ہوئے ہیں جب ہی اپنے شمار میں ایک جگہ فراتے ہیں یہ مسلمانوں اگر تم میں جو کچھ فکر رسالتی ہو تو بول اٹھو کہ یہ اسلام کے شے میں کیا باقی۔ لیکن صحیح یوں ہے۔

نذیر احمد اگر وہ میں کچھ خوف خدا باقی ہو تو بول اٹھو کہ ہوا مان کچھ جانے میں کیا باقی

قولہ (صفحہ ۱۴) تکثیر
ازواج حد شرعی کے اندر
یا باہر جائز معینا جائز نہ
میں منافی امر عافیت ہو
اس سے تو ہر شخص ہی نتیجہ
کا لے گا کہ تکثیر کی اجازت گو
وہ مشروط اجازت ہو صرف
قرآن میں لکھنے کے لیے ہو
کوئی مرد اس سے بطریق جائز
مستفید ہو نہیں سکتا پس
اسلام جو دین فطرت ہو میکے
شیخی مارتا ہے انہو عیسوی
دین ہو گیا جو مجموعہ محالات
ہے انہو

قولہ (صفحہ ۸) حق تو یہ ہے
کہ عملاً اسلامی فیصلہ سے
کوئی فریق ہی دل سے رشتی
نہیں نہ عورتیں نہ مرد فیصلہ
قرآن کی دو آیتیں ہیں جو ترجمہ
کر کے لکھی جاتی ہیں۔

کوئی سچا مسلمان مرد خواہ عورت خدا تعالیٰ کے فیصلہ سے ناراض نہیں
اور کیونکر ناراض ہو سکتے ہیں۔ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ نے فرمادیا ہے
فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموا بما انزلنا فما تفرق بينهم
ثم لا يرجعوا في الفسح حرجا مما قضيت و
يسلموا وتسليماء
کہ انہو بھی ہمیں آپ کے رب کی یعنی اپنی قسم ہے یہ لوگ جب تک کہ آپ کے
فیصلے سے راضی نہ ہو جائیں گے۔ اور دلوں میں ناراضی بھی نہ پادیں اُس
وقت تک سوئیں نہ ہوں گے۔ مقتضائے ایمان ہی تھیں کہ خدا و رسول کے
فیصلے سے راضی رہیں پھر کوئی مسلمان ناراض رہ سکتا ہے؟ مگر خدایا والا

کی غرض تو قرآن مجید کے فیصلے پر اعتراض کرنا ہے کہ ایسا کتنا فیصلہ ہے
کہ جس سے فریقین میں سے کوئی بھی خوش نہیں ہے

جناب والہی کتاب کیا ہے مجذوب کی بڑ ہے۔ روایات میں اس قدر
تعارض ہے کہ ٹھکانا نہیں۔ کہی ایک کو ثابت کرتے ہیں تو آگے چلکر
اُسکی نفی کر دیتے ہیں اور کہی نفی کرتے ہیں تو پھر خودی اثبات کرتے ہیں
کسی کی کہی بجدیج ہے تو پھر اُسی صفحہ میں بجدیج ہی ہے۔ اور خدا و
رسول۔ اور قرآن۔ اور اہل بیت اور صحابہ اور بزرگان دین کی جناب تو یہ
گستاخیاں۔ پھر بازیاں کی ہیں کہ اتنی توبہ ہے
ہے چن چن عبارتیں نقل کر کے مسلمانوں کو متنبہ کیا ہے۔ آگے کوئی
انے یا نہ مانے

اگر ڈپٹی صاحب کتاب کو تلف کر کے ایک توبہ نامہ شائع کر دیں تو
انکے لئے دین میں بھلا اور دنیا میں بھی بہت ہی بہتر ہو ورنہ وہ جائیں
اور ان کا کام۔ والسلام علی من اتبع الهدی

ڈپٹی نذیر احمد صاحب

کا اندرونی فوجیہ مرتے وقت یہ نکلا۔ ہر اعتقادی آزادی۔ بے قید و بند انسان کی روح کو تاریک کر دیتی ہے تو اُسکے دلیس نہ کسی بزرگ کا احترام باقی رہتا ہے نہ کسی روحانی پیشوا کی تعظیم۔ وہ اُنکے پاک اور روشن واقعات کو بھی اپنی اُس سیاہ عینک سے سیلا اور کمزور دیکھتا ہے اُسکے روبرو حیات چند روزہ ای بڑی چیز ہوتی ہے۔ اُسکے اسباب فراہم کرنے میں مست و مغرور رہتا ہے۔ کیا آریہ وغیرہ نے کچھ کم تو دین نبی بزرگوں کی کی ہے۔ پھر وہ کیا کسراقی رہ گئی تھی جو ڈپٹی صاحب نے پوری کی ہم اسپر بھی لنگے لئے دھا کرتے ہیں کہ خدا ہدایت دے توبہ نصیب کرے۔ دنیا سے ایمان ساتھ لے کر جائیں وقت اخیر کو سوت نے دروازے پر ڈیرا ڈال رکھا ہے۔ یہ کتاب آتمات الامہ کے چند نمونے ان اوراق میں دکھائے ہیں ورنہ سراسر اس قسم کے مضامین سے پُر ہے فقط